69749 ـ داڑھی کی حد اور گردن کے بال مونڈنے کا حکم

سوال

کیا مرد کان کی لو کے نیچے گردن پر اگنے والے بال مونڈ سکتا ہے، تا کہ داڑھی زیادہ ظاہر نہ ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللحية: یا داڑھی دونوں رخساروں اور تھوڑی پر اگنے والے بالوں کا کہتے ہیں.

ابن منظور رحمہ اللہ ـ ابن سید سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اللحية اسم جامع يجمع من الشعر ما نبت على الخدين و الذقن "

داڑھی اسم جامع ہے جو دونوں رخساروں اور تھوڑی پر اگنے والے بالوں کو کہتے ہیں.

دیکھیں: لسان العرب (15 / 243).

کانوں کے سوراخ کے برابر اونچی ہڈی پر اگے ہوئے بال داڑھی میں شامل ہیں، اسے اہل لغت اسے العذار یعنی رخسارہ کا نام دیتے ہیں جو کہ جبڑے کا کنارہ ہے اور ان بالوں کو بھی مونڈنا اور اکھاڑنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی داڑھی میں شامل ہوتے ہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

داڑھی اور اللحية سے کیا مراد ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

کانوں کے سوراخ برابر ابھری ہوئی ہڈی سے لیکر چہرے کے آخر تك دارھی کی حد ہے، اور رخساروں پر اگے ہوئے بال بھی داڑھی میں شامل ہیں.

القاموس المحیط میں ہے:

اللحية: شعر الخدين و الذقن . يعنى رخساروں اور تهوڑى كے بال داڑهى ہيں "

ديكهيں: القاموس المحيط (4 / 387).

اس بنا پر جو شخص يہ كہتا ہے كہ: رخساروں پر موجود بال داڑهى ميں شامل نہيں ہيں تو اسے اس كى كوئى دليل پيش كر كے يہ ثابت كرنا ہو گا كہ يہ بال داڑهى ميں شامل نہيں.

ديكهيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (11) سوال نمبر (49).

شيخ رحمہ اللہ سے يہ سوال بهى كيا گيا:

كيا رخسار بهى داڑهى ميں شامل ہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تها:

جى ہاں دونوں رخسار بهى داڑى ميں شامل ہيں؛ كيونكہ جس لغت ميں شريعت آئى ہے اس لغت كا تقاضا بهى يہى ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

بلا شبہ يقينا ہم نے قرآن مجيد كو عربى زبان ميں نازل فرمايا ہے تا كہ تم عقل كرو .

اور ايك مقام پر كچھ اسطرح فرمايا:

اللہ وہ ذات ہے جس نے امى (ان پڑھ) لوگوں ميں ايك رسول مبعوث كيا جو انہى ميں سے تها، وہ ان پر اس اللہ كى آيات تلاوت كرتا اور انہيں پاك كرتا اور انہيں كتاب و حكمت كى تعليم ديتا ہے .

اس سے يہ پتہ چلا كہ قرآن و سنت ميں جو كچھ بهى آيا ہے اس سے وہى مراد ہے جو عربى لغت متقاضى ہے، ليكن اگر اس كا كوئى شرعى مدلول ہو تو پهر اسے اس شرعى مدلول پر ہى محمول كيا جائيگا مثلا: الصلاۃ عربى زبان ميں دعاء كو كہا جاتا ہے، ليكن شريعت اسلاميہ ميں اس سے مراد وہ عبادت مراد ہے جو نماز كے نام سے معروف ہے، اس ليے جب قرآن و سنت ميں اس كا ذكر آئے تو اسے شرعى مدلول پر ہى محمول كيا جائيگا الا يہ كہ اگر اس ميں كوئى مانع آ جائے.

اس بنا پر داڑهى كے بارہ ميں شريعت اسلاميہ نے كوئى خاص شرعى مدلول نہيں بنايا تو اس ليے اسے لغوى مدلول پر محمول كيا جائيگا، اور اللحيہ يا داڑهى لغت عرب ميں ان بالوں كو كہا جاتا ہے جو جبڑوں اور رخساروں پر كانوں كے سوراخ كے برابر دوسرى طرف كى ہڈى پر اگے ہوتے ہيں.

القاموس میں ہے:

رخساروں اور تھوڑی پر اگے ہوئے بال داڑھی ہیں.

اور اسی طرح فتح الباری میں لکھا ہے کہ:

دونوں رخساروں اور تھوڑی پر اگے ہوئے بالوں کا نام داڑھی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 35) طبع مکتبہ سلفیہ.

اس سے یہ علم ہوا کہ دونوں رخسار داڑھی میں شامل ہیں، اس لیے مؤمن شخص کو چاہیے کہ وہ صبر سے کام لے، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرکے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجروثواب حاصل کرے، اور اگر وہ کسی اجنبی علاقے میں اجنبی ہو تو اس کے لیے (دین پر عمل کرنے والے کے لیے) خوشبختی ہے.

اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حق کی پہچان کے لیے میزان تو کتاب و سنت ہے، اس کا وزن اس کے ساتھ معلوم نہیں ہوتا جس پر لوگ ہوں اور وہ کتاب و سنت کے بھی مخالف ہو.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو حق پر ثابت قدم رکھے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11) سوال نمبر (50).

اور گردن پراگے ہوئے بال داڑھی کی حد میں شامل نہیں، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ حلق کے نیچے والے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: الانصاف (1 / 250).

یہ اس لیے کہ یہ بال داڑھی میں شامل نہیں ہیں.

شیخ محمد السفارینی کہتے ہیں:

الاقناع میں ہے کہ: معتمد مذہب یہ ہے کہ حلق کے نیچے والے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب (1 / 433).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9037) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .